Fikr-o-Nasar (Islamabad) 28:1 (1990)

نقطۂ نظر

شمالی امریکہ میں اسلام کا مستقبل*

نو ر احمد شیخ

کینیڈا اور ریاستہائے متحـــدہ امریکہ کے سیاسی، سماجـی اور معاشرتی حالات و حقائق ایک دوسرے سے کافی حد تک مشابہت رکھتے ھیں اس لئے میرا موضوع ہے : ,,شمالی امریکہ میں اسلام کا مستقبل،، اس موضوع پر بحث اور گفتگو کاآغاز یکے بعـد دیگرے تین سمتوں سے کیا جا سکتا ہے :

پہلا : اعداد و شمار کے پیرائے میں

دوسرا : بیانیہ توصیفی انداز میں

تیسرا : شاعرانہ اور ڈرامائی پیرائے میں

یہ تینوں انداز بیان اپنے مافی الضمیر کے اظہـار کیلئے اختیـار کئے جائینگے ـ

شمالی امریکہ میں مسلم آبادی آج کل ۱۳ لاکھـ پچاس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور یہ آبادی کل آبادی کا نصف فی صد ہے ـ اسمیں سے $\frac{1}{10}$ حصہ یعنی ایک لاکھـ پینتیس ہزار افراد کی تعـداد کینیڈین مسلم آبادی پر مشتمل ہےـ کینیڈا میں ایک جوڑے کی عمر طبعی کے دوران اوسطاً ۱ء ۷ بچے پیـدائش اور موت سے گذر کر

---

* ڈاکٹر موصوف نے ۲٦ جون ۱۹۹۰ء کو ادارہ کے سیمینار روم میں یہ خطبہ دیا ، جس کا اختصار قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہےـ

سلامت رہتے ہیں ۔ اسکے نتیجے میں ایک نسل کے دوران اوسطاً فی جوڑا ۳ ء افراد کی کمی واقع ہوتی ہے : اس طرح سے کینیڈا کی کل آبادی میں فی سال ۳×۲۵×۱۰ / ۲×۶۵ ء یا ساٹھ ہزار (۶۰،۰۰۰) افراد کم ہو جاتے ہیں ۔

نقل مکانی کے سبب آبادی میں سالانہ اضافے کی شرح ایک لاکھ پچاس ہزار ہے اور آبادی کا سالانہ اخراج ننانوے ہزار ہے جسکے باعث حتمی اضافہ ساٹھ ہزار (۶۰،۰۰۰) ہوا ۔ اسطرح کل آبادی کی شرح افزائش اوسطاً صفر بنتی ہے ۔ مسلم نو آباد کاروں کی شرح پیدائش دوسرے شہریوں کی بہ نسبت زیادہ ہے اور ایک جوڑے کی جگہ بجائے ۷ ء ۱ کے ۴ نو مولود افراد لیتے ہیں یوں اموات و پیدائش نو کے باعث مسلم آبادی میں سالانہ اضافے کی تعداد ۴×۱۳۵۰۰۰ / ۲×۶۵ یا چار ہزار (۴۰۰۰) ہے ۔ چونکہ مسلم نو آباد کاروں کی شمالی امریکہ سے انخراج کی شرح دوسرے شہریوں کی نسبت بہت کم ہے اس لئے اگر نقل مکانی کی تعداد سالانہ ۷۵۰ ہو جو کہ ایک لاکھ پچاس ہزار کا نصف فی صد ہے اور ملک چھوڑنے والوں کی تعداد ۱۰۰ ہو تو مسلم آبادی میں کل اضافہ ۳۶۵۰ افراد کا ہوگا سالانہ شرح اضافہ ۳۶۵۰×۱۰۰ / ۱۳۵۰۰۰ یا ۴۳ء ۳ ہو گی ۔ اگر ہم اسمیں نو مسلموں کی تعداد کو بھی شامل کر لیں تو یہ شرح ۵ ء ۳ تک پہنچ سکتی ہے ۔ اس سے آنے والے عشروں میں شمالی امریکہ میں بسنے والی مسلم آبادی کی عددی قوت میں حتمی اضافے کی رفتار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔

آبادی کے علاوہ جو عوامل ایک اقلیتی گروپ کو اپنی مذہبی اور سماجی اقدار کے تحفظ کے سلسلے میں زیادہ موثر اور طاقتور بنا سکتے ہیں ، ان میں اقلیتی افراد کی صحتمند معاشی پوزیشن ، انکا

سیاسی اثرورسوخ اور سماجی استحکام شامل ھیں جسکے بارے میں، میں یہاں مفصل اعداد وشمار پیش کرنا ضروری نہیں سمجھتا ۔

اب میں شمالی امریکہ میں اسلام کے مستقبل پر مثبت اور منفی اثرات مرتب کرنے والے عوامل کی جداگانہ فرداً فرداً نشاندھی کروں گا۔

مثبت اثـرات کے حامل محرکات ، عوامل کم و بیش درج ذیل ھیں :

١ ۔ عالمی سطح پر اسلام کی تحریک احیائے نو کا ظہور، مثلاً
(I) الجزائر کی آزادی ۔ (II) تخلیق پاکستان ۔
(III) انقلاب ایران ۔ (IV) افغانستان میں روسی حکومت کی شکست ۔
(V) فلسطینی تحریک انتفاضہ ۔ (VI) کشمیری مسلمانوں کی تحریک آزادی ۔ (VII) آذربائیجـان کے مسلمانـوں کی سیاسی بیداری ۔

٢ ۔ رشدی کی شیطانی آیـات کے خلاف مسلمانـوں کی شدیـد اجتماعی مخالفت اور بین الاقوامی سطح پر مکمل مسلم یک جہتی کا اظہار

٣ ۔ شمالی امریکہ میں بلالی مسلمانوں کی تحریک کا آغاز ۔

٤ ۔ مسلمان نوآباد کاروں میں اسلامی شیرازہ بندی کی ضرورت کا بڑھتا ھوا شعور ۔ (I) MSA ، ICNA اورCMCC جیسی تنظیموں کی سرگرمیاں ۔ (II) اقرا ایجوکیشنل فاؤنڈیشن شکاگو اور ن والقلـم فاؤنڈیشن انتاریو کی تعلیمی خدمات ۔

٥ ۔ اسلامی اقدار کی برتری کے حق میں نئے سائنسی اور سماجی شواھد کا ظہور ۔

٦ ۔ صلیبی جنگوں کے مغربی ذھنوں پر منفی اثرات میں تدریجی کمی ۔

۷ ۔ PLO اور مصر کی جانب سے مسلح جدوجہد میں کمی اور اسرائیل کے ساتھ جنگ میں پرامن سیاسی حربوں کا استعمال۔

۸ ۔ سقوط دیوار برلن اور مشرقی یورپ میں اشتراکی نظریات کا زوال ۔

۹ ۔ مغربی سرمایہ دارانہ معاشرے کا تدریجی انحطاط نیز یورپ اور شمالی امریکہ میں مادہ پرستانہ نظریات کا تاریخی تنزل۔

اب اسلام کے مستقبل پر منفی اثرات مرتب کرنے والے عوامل کا جائزہ پیش خدمت ہے : اس ضمن میں یہ عوامل و محرکات سامنے آتے ھیں :

۱ ۔ ایران عراق جنگ ۔

۲ ۔ فقہ کی بنیاد پر مذھبی تفرقہ بازیاں

۳ ۔ علاقائی ، نسلی اور لسانی بنیادوں پر مسلمانوں میں طبقاتی کشمکش کا آغاز۔

۴ ۔ مسلمان حکومتوں اور ریاستوں کی جانب سے ,,سوپر پاورز،، کی حاشیہ برداری، باوقار غیر جانبداریت ، اسلامی اصول پرستی اور غیرت ملی کا فقدان ۔

۵ ۔ مسلمانوں کی ذاتی بدعملیاں اور سماجی خباثتیں جسکی طرف نومسلم برطانوی گلوکار یوسف اسلام سابق کیٹ سٹیونس (Cat Stevens) اور دوسرے مسلمانوں نے اشارہ کیا ہے۔

٦ ۔ مسلمان حکومتوں کی داخلی کمزوریاں : معاشی ، اخلاقی اور فوجی سطح پر۔

۷ ۔ اسلامی ممالک اور مسلمان افراد اور اداروں پر مغربی جمہوریت و استعماریت اور روسی اشتراکیت کے اثرات ۔

۸ ۔ مغربی معاشرے کی مسلمان نوآباد کاروں کے خلاف سیاسی و

معاشی محاذ آرائیاں۔ رنگ و نسل کی بنیاد پر ایشائی و افریقی مسلمانوں کے خلاف مقامی سفید فام باشندوں کا متعصبانہ رویہ۔

ان دو قسم کے عوامل کے علاوہ کچھ ایسے عوامل و محرکات بھی ھیں جن سے دونوں طرح کے مثبت اور منفی اثرات و ابستہ کئے جا سکتے ھیں۔ اور وہ عوامل یہ ھیں :

١ ۔ PLO کی ماضی بعید میں دھشت پسندی۔

٢ ۔ ماضی قریب میں حزب اللہ ، ابو ندال گروپ اور ایرانی کمانڈوز کی امریکہ کے خلاف کامیاب جارحانہ کاروائیاں۔

٣ ۔ امریکی سفارتکاروں کی تہران میں نظر بندی۔

١ سے ٩ تک سبھی عوامل نئے حالات کی پیداوار ھیں جبکہ ١ سے ٨ تک سبھی عوامل پہلے سے موجود تھے سوائے پانچ کے یعنی ایران عراق جنگ کے جو ایک افسوسناک جنگ تھی : اپنی نوعیت میں بالکل نئی اور ھلاکت خیز !

مختلف انواع کے ان عوامل و محرکات کو اگر یکجا رکھ کر انکے اثرات کا مجموعی جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ھو کر سامنے آتی ہے کہ شمالی امریکہ میں اسلامی اقدار کے احیائے نو کی رفتار اگرچہ بہت سست ہے لیکن یہ رفتار مثبت ہے اور قابل غور حد تک امید افزا بھی۔

اسکے باوجود شمالی امریکہ میں اسلامی اقدار کی حیثیت ابھی اس قدر مضبوط نہیں کہ مسلمان گھرانے مشرقی ممالک سے آ کر اس براعظم کے کسی گوشے میں اسطرح ھمیشہ ھمیشہ کیلئے آباد ھو جائیں کہ وہ دوبارہ اپنے پہلے وطن سے رشتہ استوار رکھنا ضروری نہ سمجھیں۔ شمالی امریکہ کے مسلمانوں کو اپنے پہلے اور اصلی وطن سے ایک قسم کی Cultural Shuttle Service کی صورت میں رشتہ اخلاص جاری رکھنا چاھئیے۔

اور ان نو آباد کاروں میں سے کچھ گھرانے مستقل طور پر بھی اپنے مرکز آغاز کی طرف مراجعت کر سکتے ہیں ۔ اسمیں کوئی حرج نہیں ۔ اس سے وھاں کے مسلم نو آباد کاروں کی آبادی میں اتنا زیادہ فرق نہیں پڑیگا ۔ اور اگر نئے ملک میں درالحرب جیسی حالت ہو تو ایسا اقدام منشاء ایزدی کے عین مطابق ہوگا :

قولہ تعالی :

انّ الذّین توفّٰھم الملٰئکة ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنّا مستضعفین فی الأرض قالوا الم تکن ارض الله واسعة فتھاجروا فیھا فأولٰٓئِک مأوٰھم جھنّم وسآءت مصیرا (٩٧) الاّ المستضعفین من الرّجال والنّساء والوِلْدان لایستطیعون حیلة وّ لا یھتدون سبیلا(٩٨) فأولٰئِک عسی الله أن یعفوا عنھم وکان الله عفوّاً غفورا (٩٩) (النساء)